حالتِ جنگ میں مسلم فوج وقوم کا کردار!

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للّٰہ وسلامٌ علٰی عبادہٖ الذین اصطفٰی

خطۂ کشمیر میں آج سے ۷۳۳ سال پہلے اسلام داخل ہوا۔ سب سے پہلے مسلمان سید شرف الدین عبدالرحمٰنؒ عرف بلبل شاہ یا بلاول شاہ نے یہاں قدم رکھا۔ اُن کے نام پر سری نگر میں آج ایک محلّہ اور مسجد کا نام موجود ہے۔ اُن کے ہاتھ پر والیِ کشمیر رینچن نے کلمۂ اسلام پڑھا اور اپنا نام صدرالدین رکھا، اس کے بعد پانچ سو سال تک مسلمانوں نے کشمیر پر حکومت کی۔ اس کے بعد سکھوں نے اس خطہ پر قبضہ کیا، پھر سکھوں سے اس ملک کو انگریزوں نے چھینا۔ انگریزوں کو تاوان ادا کر کے ڈوگرہ قوم نے کشمیر کو ایک سو سال تک اپنے تسلُّط میں رکھا، انہیں ڈوگروں نے مسلمانوں پر ظلم وجبر کے پہاڑ توڑے، جس کی بنا پر ۱۹۳۱ء میں مجلسِ احرارِ اسلام نے حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری قدس سرہٗ اور دوسرے اکابر زعماء کی قیادت میں اُن کے خلاف اعلانِ جنگ کیا اور کشمیر چلو تحریک چلائی، جس کے تحت چالیس ہزار کے قریب رضاکاروں نے کشمیر پہنچ کر اپنے کشمیری بھائیوں کی حمایت میں خود کو قید و بند کے لیے پیش کیا، اس تحریک کے نتیجہ میں کشمیر میں سیاسی بیداری پیدا ہوئی۔

اسی اثناء میں ۱۹۴۷ء میں ہندوستان تقسیم ہوا اور ملکِ پاکستان وجود میں آیا۔ تقسیم کے وقت آزاد ریاستوں کو اختیار دیا گیا کہ جس ملک کے ساتھ اِلحاق کرنا چاہیں ان کو اختیار ہے۔ مہاراجہ

ہری سنگھ جو اس وقت کشمیر کا حکمران تھا، اس نے کشمیر کی اکثریتی مسلمان قوم کی مرضی کے برعکس ہندوستان کے ساتھ الحاق کا فیصلہ کیا۔ مسلمانوں نے اس پر زبردست احتجاج اور علماء کرام نے جہاد کا فتویٰ دیا۔ مسلمانوں نے سری نگر کی طرف یلغار کردی۔ اقوام متحدہ نے مداخلت کی اور یہ کہہ کر جنگ بندی کرادی کہ مذاکرات کے ذریعہ عوام کا یہ حق تسلیم ہے کہ انہیں آزادانہ استصوابِ رائے کے ذریعہ اپنے مستقبل کا خود فیصلہ کرنے کا موقع دیا جائے۔ تب سے بھارت کشمیر پر طاقت کے زور سے قابض ہے اور کشمیری عوام کو حقِ خود ارادیت دینے سے انکاری ہے، آج ستر سال ہوگئے، جب سے اقوامِ متحدہ اور عالمی طاقتیں خاموش تماشائی کا کردار ادا کررہی ہیں، اور کشمیری عوام اپنی آزادی اور خودمختاری کے لیے مسلسل قربانیاں پیش کررہے ہیں۔

قرآن وسنت کی روشنی میں سات وجوہ ایسی ملتی ہیں، ان میں سے ایک وجہ بھی جہاں پیدا ہوجائے تو وہاں کے مقامی لوگوں پر فریضۂ جہاد کا بجالانا واجب ہوجاتا ہے اور جب تک وہ لوگ اس فریضہ سے سبکدوش نہ ہولیں، ان کو کسی دوسرے شغل میں بطریقِ استقلال مشغول ہونے کی اجازت نہیں۔ جہادِ کشمیر کے مسئلہ میں ان ساتوں وجوہات میں سے جس وجہ کو میزانِ عقل وخرد اور انصاف پر تولنا چاہیں تول لیں، ہرحال اور ہرصورت میں جہادِ کشمیر اس پر پورا اُترے گا، وہ سات وجوہ درج ذیل ہیں:

۱:- اعلائے کلمۃ اللہ.... اس سے مراد یہ ہے کہ اسلام اور اہل اسلام کا اقتدار اس قدر مضبوط اور وسیع کیا جائے، نہ صرف یہ کہ کسی غیرمسلم طاقت کو یہ جرأت نہ ہو کہ وہ افرادِ اُمت میں سے کسی فرد کو کسی فتنہ (خواہ وہ مذہبی ہو یا دنیوی) میں مبتلا کرسکے، بلکہ وہ سب کے سب اسلام کے سیاسی اقتدار کے سامنے سرِتسلیم خم کردیں اور اسلام کا ہرحکم ہر جگہ بلاچوں وچرا نافذ ہو، جیسا کہ قرآن کریم میں ہے:

۱: ’’وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَاتَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ۔‘‘ (الانفال:۵)

’’اور لڑتے رہو اُن سے یہاں تک کہ نہ رہے فساد اور ہوجائے حکم سب اللہ کا۔‘‘

۲: ’’أُمرتُ أن أقاتل الناس حتى يشهدوا أن لا إلٰه إلا اللّٰه وأن محمدًا رسول اللّٰه ويقيموا الصلاة ويؤتوا الزكوة ، فإذا فعلوا ذلك عصموا مني دمائهم وأموالهم إلا بحق الإسلام وحسابهم على اللّٰه۔‘‘ (متفق علیہ، کذا فی مشکوۃ، کتاب الایمان)

’’حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

میں (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) اس بات پر مامور کیا گیا ہوں کہ لوگوں سے اس وقت تک لڑتا رہوں کہ وہ گواہی دیویں اس بات کی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے اور یہ کہ محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور نماز پڑھیں اور زکوۃ ادا کریں۔ ہاں! اگر قوانینِ اسلام کی خلاف ورزی سے وہ کہیں مواخذہ میں آجاویں تو یہ دوسری بات ہے اور اُن کا معاملہ اللہ تعالیٰ سے ہے۔''

۲:- حفاظتِ خود اختیاری کے لیے لڑنا.......اس سے مراد اس ظلم وتشدد کا دفع کرنا ہے جو مسلمانوں پر محض ان کے مسلمان ہونے کی وجہ سے کفار ومشرکین کے ہاتھ سے ظہور میں آتا ہے۔ ان کے ظلم وجور سے بچنے کے لیے انہیں کفار کے مقابلہ میں تلوار اُٹھانا اور تاوقتیکہ ظالموں کا زور ٹوٹ نہ جائے، جہاد برپا رکھنا ضروری ہے، چنانچہ فرمایا:

ا:''أُذِنَ لِلَّذِیْنَ یُقَاتَلُوْنَ بِأَنَّهُمْ ظُلِمُوْا وَإِنَّ اللّٰهَ عَلٰی نَصْرِهِمْ لَقَدِیْرٌ الَّذِیْنَ أُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِهِمْ بِغَیْرِ حَقٍّ إِلَّا أَنْ یَّقُوْلُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ۚ'' (الحج:۳۸-۳۹)

''ان مظلوم مسلمانوں کو جن کے ساتھ مشرکین (خواہ مخواہ) جنگ وجدال برپا رکھتے ہیں، اُن کو ان کی مظلومیت کی بنا پر دفعیۂ ظلم کی خاطر (ان کفار کے مقابلہ میں) تلوار اُٹھانے کی اجازت دی جاتی ہے اور یقیناً اللہ تعالیٰ ان کی امداد پر قدرت رکھتا ہے۔ یہ وہ ستم رسیدہ لوگ ہیں جن کو (محض مسلمان ہونے کی بنا پر) گھروں سے نکالا گیا ہے۔ (ان کا جرم صرف یہی ہے) کہ وہ کہتے ہیں کہ پروردگار ہمارا صرف اللہ ہی ہے۔''

۲:''**من قتل دون نفسہٖ فھو شھید ، ومن قتل دون مالہٖ فھو شھید ، ومن قتل دون عرضہٖ فھو شھید.**'' (رواہ ابوداؤد عن سعید بن زید، کذا فی المشکوۃ، باب مالا یضمن من جنایات)

''جو شخص اپنی جان کی حفاظت کے سلسلہ میں دشمنوں کے ہاتھ سے مارا جائے وہ شہید ہے اور جو شخص اپنے مال کی حفاظت کے ذیل میں مارا جائے تو وہ بھی شہید ہے اور جو شخص اپنی ناموس کی حفاظت کے ذیل میں مارا جائے وہ بھی شہید ہے۔''

۳:- بے بس مسلمانوں کو کفار سے نجات دلانے کے لیے لڑنا.....اس بارے میں اللہ تعالیٰ آزاد مسلم ممالک اور ان کے اندر بسنے والے مسلمانوں کو مظلوم اور بے بس مسلمان مردوں اور عورتوں اور بچوں کی طرف سے وکالت کرتے ہوئے یوں ارشاد فرماتے ہیں:

''وَمَا لَکُمْ لَا تُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَالْمُسْتَضْعَفِیْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ

الَّـذِيـنَ يَـقُـوْلُوْنَ رَبَّنَا أَخْرِجْنَا مِنْ هٰـذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ أَهْلُهَا وَاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْکَ وَلِيًّا وَّاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْکَ نَصِيْرًا ۔'' (النساء:۷۵)

''اور (اے آزاد مسلمانو!) تمہارے لیے کیا عذر ہے کہ تم راہِ اللہ میں اور ان بے بس (مسلم) مردوں، عورتوں اور بچوں کی حمایت میں جو مشرکین کے بلاد میں آباد ہونے کی وجہ سے ان کے مظالم کا تختۂ مشق بنے ہوئے ہیں، اُن کو ان کے ظلم و جور سے نجات دلانے کی خاطر نہیں لڑتے ہو جو (دن رات میرے حضور میں یوں) فریاد کرتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار! ہمیں اس بستی سے نکلنے کی کوئی راہ پیدا کر، یہاں کے لوگ ہم پر بہت ظلم کر رہے ہیں اور (خود ہی) اپنی طرف سے کسی کو ہمارا حامی بنا اور (خود ہی) اپنی طرف سے ہمارے لیے کوئی مددگار مقرر کر۔''

۴:- کفار سے انتقام لینے کی خاطر لڑائی کرنا...... یہ بھی جہاد فی سبیل اللہ کی قسموں میں سے ایک قسم ہے۔ خواہ اُن کے ہاتھ سے فقط ایک ہی مسلمان پر ظلم ہوا ہو، جس کی مثال سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے واقعہ کے اندر پائی جاتی ہے جو بیعتِ رضوان سے مشہور ہے۔ آج کشمیر کے اندر بسنے والے مسلمانوں کی مظلومیت کی داستان ایسی نہیں جو ہماری آنے والی نسلوں کو قیامت تک بھول سکے۔ کشمیر میں ہر مسلم کا گھر آج ماتم کدہ دکھائی دیتا ہے۔ کوئی زبان نہیں جو اُن پر مرثیہ خواں نہ ہو اور کوئی آنکھ نہیں جو اُن پر خون کے آنسو نہ بہاتی ہو۔

۵:- عہد شکنی کی بنا پر کفار و مشرکین سے لڑنا...... یہ بھی جہاد ہے۔ جنگ و جدال برپا کرنے، دشمن کی جنگی قوت سے خالی الذہن ہو کر بے دریغ لڑنے کے بارہ میں قرآن کریم میں کئی بار تذکرہ آیا ہے اور یہ کہ مسلمانوں پر آئندہ کے ساتھ بدعہدی کرنے کی جرأت نہ ہو، جیسا کہ قرآن کریم میں ہے:

ا:''وَإِنْ نَّكَثُوْا أَيْمَانَهُمْ مِّنْ بَعْدِ عَهْدِهِمْ وَطَعَنُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ فَقَاتِلُوْا أَئِمَّةَ الْكُفْرِ إِنَّهُمْ لَا أَيْمَانَ لَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَنْتَهُوْنَ ۔'' (التوبۃ:۱۲)

''اگر مشرکین عہد کے پیچھے اپنی قسموں کو توڑ ڈالیں اور تمہارے دین کے اندر مین میخ نکالیں تو تم لوگ اس نیت سے کہ وہ لوگ عہد کی خلاف ورزی اور دینِ اسلام کی توہین کے بازار میں کفر کے سرغنوں اور کفر کے لیڈروں سے خوب لڑو۔''

۲:''قَاتِلُوْهُمْ يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ بِأَيْدِيْكُمْ وَيُخْزِهِمْ وَيَنْصُرْكُمْ عَلَيْهِمْ وَيَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ وَيُذْهِبْ غَيْظَ قُلُوْبِهِمْ وَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ يَّشَاءُ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ.'' (التوبۃ:۱۴)

’’اے مسلمانو! تم ان (عہد شکن فساد پیشہ مشرکین) سے (ضرور) لڑو۔ اللہ تعالیٰ (اس کام کے چھ نتیجے پیدا کرے گا) اول: ان کوتمہارے (کمزور) ہاتھوں سے عذاب کرے گا۔ دوم: ان کو ذلیل کرے گا۔ سوم: تم کو اُن پر غلبہ دلائے گا۔ چہارم: مسلمانوں کے سینوں کے لیے (جو کفار کی مسلم کشی اور مستورات کی عصمت ریزی سے زخمی ہو چکے ہیں) مرہمِ شفا بہم پہنچائے گا۔ پنجم: مسلمانوں کے دلوں میں (مشرکین کے ظلم وتشدد کی وجہ سے) جو غیظ وغضب بھرا ہوا ہے، اس کو نکالنے کی راہ پیدا کرے گا۔ ششم: ان کفار ومشرکین میں سے جتنوں کو چاہے گا (اسلام کی نعمت سے سرفراز کرے گا) اپنی مہربانی کا ظہور فرمائے گا اور اللہ جاننے والا اور حکمت والا ہے۔‘‘

عہد شکن مشرکین اور کفار کو روئے زمین کی بدترین مخلوق قرار دیا گیا ہے اور میدانِ جنگ میں ان پر قابو پانے کی صورت میں اُن کے اس طرح قتلِ عام اور تعذیب کی طرف راہ نمائی کی ہے کہ اُن کی آنے والی نسلیں عبرت پذیر ہوں اور انہیں اہلِ اسلام کے ساتھ عہد شکنی کی کبھی جرأت نہ ہونے پائے۔

آنحضرت ﷺ نے سنہ ۸ ہجری میں اہلِ مکہ پر جو لشکر کشی کی، اس کی وجہ بھی عہد شکنی ہی ہوئی تھی۔ اس سے پہلے سنہ ۴ ہجری میں یہود کے قبیلہ بنی نضیر کے مدینہ منورہ سے نکالے جانے کا واقعہ جس کے اندر اُن کے جوان مارے گئے اور ان کی عورتیں اور بچے اسیر ہوئے، یہ سب واقعات عہد شکنی کی وجہ سے رونما ہوئے۔

کاش! ہماری حکومت سیکورٹی کونسل کے فیصلوں پر تکیہ لگانے کے بجائے اللہ تعالیٰ کے اَٹل وعدوں پر بھروسہ کرتی تو آج کشمیر بھی پاکستان کے پاس ہوتا اور پاکستان ہمیشہ سے اس دشمن ملک کے خطرے سے محفوظ رہتا۔

۶:- آزادیِ وطن اور قوم کے لیے جنگ کرنا..... اس سے مراد یہ ہے کہ ایک ملک پہلے مسلمانوں کے قبضہ میں تھا، اس کے بعد کسی وجہ سے اس پر کافروں کا تسلط ہو گیا اور وہاں کی مسلم آبادی کفار کی رعیت اور غلام بن گئی اور انہوں نے جس طرح چاہا، ان کے مال وجان میں تصرف کرنا شروع کر دیا۔ اب اس وطن کو پھر سے کفار کی غلامی سے نجات دلانے کے لیے جو جنگ لڑی جائے گی، اُسے قومی اور وطنی جنگ نہیں کہا جائے گا، بلکہ قرآن مجید کی اصطلاح میں وہ جنگ بھی ’’قتال فی سبیل اللہ‘‘ کے مقدس نام سے یاد ہوگی۔ کیونکہ مسلم قوم کی دنیا‘ دین سے کوئی الگ چیز نہیں، بلکہ دونوں کے درمیان ایک ناقابلِ انفکاک رابطہ ہے۔ ایک کی زندگی دوسری کی زندگی پر موقوف ہے، جیسے روح اور بدن کا

تعلق ہے۔ اگر مسلم قوم کے ہاتھ سے اس کا ملک نکل جائے اور اس پر کفار قابض ہوجائیں تو اس کے ساتھ ہی اس کا دین مفلوج ہوجاتا ہے، اس لیے اس وطن کا کفار سے نجات دلانا ہر قیمت پر مسلم قوم کے تمام مذہبی فرائض میں سے اہم فریضہ ہوجاتا ہے۔ قرآن مجید میں اس کی مثال جالوت اور طالوت کے قصہ میں ملتی ہے۔

۷:- ایک مظلوم اور بے بس مسلم قوم کو حکومت کی غلامی اور استبداد سے نجات دلانے کی خاطر جو جنگ لڑی جائے گی، وہ بھی سب سے بڑا جہاد فی سبیل اللہ کہلائے گی اور اس کے اندر لڑنے والے ان تمام نوازشات اور مبشرات کے مستحق ہوں گے، جو قرآن مجید نے مجاہدینِ ابرار اور شہدائے صداقت شعار کے لیے مخصوص اور موعود فرمائی ہیں۔ اس کی مثال حضرت موسیٰ علیہ السلام اور فرعون کے واقعہ کے اندر آپ کو ملے گی۔

یہ سات ایسی وجوہ ہیں جن کی بنا پر کشمیر کے مسلمانوں کا انڈیا کی فورسز کے خلاف لڑنا جہاد ہے اور پوری اُمتِ مسلمہ کا ان کی مدد کرنا مذہبی، سیاسی اور اخلاقی فریضہ بن جاتا ہے۔ خصوصاً پاکستان پر زیادہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے، اس لیے کہ کشمیری اپنی عزت، مال، جان اور سب کچھ کی قربانیاں پاکستان ہی کے لیے دے رہے ہیں۔

....

بہرحال اقوامِ متحدہ اور عالمی برادری کو اس مسئلہ کی طرف متوجہ کرنے کے لیے ۲ر فروری ۲۰۱۹ء بروز ہفتہ کو اسلام آباد میں جمعیت علمائے اسلام نے مسئلہ کشمیر پر ایک مشاورتی آل پارٹیز کانفرنس بلائی، جس میں پاکستان کی تمام سیاسی و مذہبی جماعتوں کے علاوہ آزاد کشمیر کے صدر اور وزیر اعظم نے بھی شرکت کی، اس کانفرنس کے اختتام پر درج ذیل اعلامیہ جاری کیا گیا:

’’مولانا فضل الرحمٰن نے کل جماعتی مشاورتی کانفرنس کے اختتام پر اعلامیہ جاری کرتے ہوئے کہا کہ: یہ اجلاس بھارت کی جانب سے مقبوضہ کشمیر میں جاری غیر انسانی جبر و استبداد اور ریاستی دہشت گردی کے ذریعے غاصبانہ قبضے کی بھرپور مذمت کرتا ہے۔ یہ اجلاس آزادی کے شہیدوں کو سلام اور خراجِ تحسین پیش کرتے ہوئے مظلوم کشمیریوں کو یقین دلاتا ہے کہ مسئلہ کشمیر جو کہ ایک سیاسی اور انسانی المیے میں تبدیل ہو چکا ہے کے مستقل حل اور منطقی انجام تک ان کی مکمل سیاسی، اخلاقی اور سفارتی حمایت پورے عزم و استقلال کے ساتھ جاری رکھے گا۔ تمام مجاہدین اور کشمیریوں کی جدوجہدِ آزادی کی حمایت کرتے ہیں۔ یہ اجلاس تحریکِ آزادیِ کشمیر کو کچلنے کی غرض سے بھارتی افواج کی

جانب سے غیر انسانی ہتھکنڈوں کے ذریعہ کشمیریوں کو گزشتہ ستر سالوں سے ظلم وستم کا نشانہ بنانے اور اس کے نتیجے میں تقریباً ایک لاکھ سے زائد بے گناہ کشمیریوں کو شہید کیے جانے، بالخصوص عورتوں کی بے حرمتی، نوجوانوں کی گمشدگی اور گمنام قبروں جیسے روح فرسا واقعات پر عالمی اداروں اور عالمی طاقتوں کی مجرمانہ خاموشی پر افسوس کا اظہار کرتا ہے۔ اس ضمن میں یاد رہے کہ صرف اکتوبر ۲۰۱۸ء میں قابض بھارتی افواج کی جانب سے اقوام متحدہ کے تفویض کیے گئے اختیارات کا ناجائز فائدہ اُٹھاتے ہوئے محض طاقت کا وحشیانہ، غیر دانشمندانہ اور غیر انسانی مظاہرہ کیا گیا اور کشمیری نوجوانوں کو آزادی کی تحریک کے لیے آواز اُٹھانے پر عسکریت پسند اور دہشت گرد ظاہر کرکے بے دردی سے بم دھماکوں اور بے رحمانہ فائرنگ سے شہید کردیا گیا اور اُن کے جسد خاکی کی کھلے عام بے حرمتی کی گئی، جس کا مقصد مظلوم کشمیری عوام کی آزادی اور حصولِ حقِ خود ارادیت مانگنے کی وجہ سے نشانِ عبرت بنانا مقصود تھا، تاکہ اُنہیں اپنے بنیادی حق سے محروم رکھا جائے۔ ہم بھارت کی ایسی تمام ناپاک حکمت عملیوں اور استبدادی ہتھکنڈوں کی بھرپور مذمت کرتے ہیں۔ یہ اجلاس اقوام متحدہ اور عالمی طاقتوں پر زور دیتا ہے کہ وہ مسئلہ کشمیر کے منصفانہ حل اور اقوامِ متحدہ کی قراردادوں کی روشنی میں کشمیریوں کی حقِ خود ارادیت کے لیے فوری طور پر اپنا بھرپور کردار ادا کریں، بالخصوص گزشتہ دنوں اقوامِ متحدہ کی انسانی حقوق کونسل، او آئی سی اور برطانوی پارلیمنٹ کی آل پارٹی کشمیر گروپ کی سفارشات کی روشنی میں ایک آزاد اور خود مختار کمیشن بنایا جائے جو مقبوضہ کشمیر میں بھارتی افواج کی جانب سے کی جانے والی غیر قانونی کارروائیوں کی تحقیق کرے۔ نیز عالمی انسانی حقوق کے نمائندہ اداروں کو مقبوضہ کشمیر میں دورے کی اجازت دلوائی جائے، تاکہ اقوامِ عالم میں بھارت کا اصل چہرہ بے نقاب ہوسکے۔ یہ اجلاس جنوبی ایشیا میں پاک چین اقتصادی راہداری جیسے طویل المیعاد ترقیاتی منصوبوں کے لیے امن وامان اور سازگار ماحول کی ضمانت فراہم کرنے کی غرض سے جموں وکشمیر جیسے دیرینہ مسئلے کو بلاتاخیر حل کرنے کی ضرورت پر زور دیتا ہے، تاکہ خطے میں دیگر ہمسایہ ممالک کے ساتھ مل کر غربت، جہالت اور دہشت گردی کا مکمل خاتمہ کیا جاسکے۔ اجلاس مسئلہ کشمیر پر حکومتی سردمہری کو تشویش کی نگاہ سے دیکھتے ہوئے حکومت پر واضح کرتا ہے کہ وہ اس سلسلے میں قومی اور عوامی اُمنگوں کی ترجمانی کرتے ہوئے کشمیر میں ہونے والے وحشیانہ مظالم پر

بین الاقوامی اداروں میں مقدمۂ کشمیر پیش کرے اور بھارتی مظالم سے پوری دنیا کو آگاہ کرنے کے لیے پاکستانی سفارت خانوں اور دیگر ذرائع سے مسئلہ کشمیر کو اُجاگر کرے۔ اجلاس دنیا پر واشگاف الفاظ میں واضح کر دینا چاہتا ہے کہ امن کے لیے پاکستان کی کوششوں کو اس کی کمزوری سے تعبیر نہ کیا جائے۔ امن کے دشمن یاد رکھیں کہ پاکستان ایک ایٹمی طاقت ہے، اور وہ اپنی نظریاتی اور جغرافیائی حدود کی حفاظت اور پاسداری کی بھرپور صلاحیت رکھتا ہے۔ یہ اجلاس ایک قرارداد کے ذریعہ بھارت کی سیاسی قیادت کو یہ پیغام دیتا ہے کہ وہ منفی اور مذہبی تنگ نظری جیسی سوچ پر نظر ثانی کرے اور پر امن بقائے باہمی جیسے زریں اُصولوں پر عمل کرتے ہوئے پاکستان کی طرف سے پیش کردہ تجاویز پر از سرِ نو حقیقت پسندانہ غور و فکر کرے اور ایک عملی پروگرام ترتیب دیا جائے۔‘‘

....

دوسری طرف برطانیہ کی پارلیمنٹ میں یومِ کشمیر کی تقریب منانے کا اعلان کیا گیا، جس میں ہمارے وزیر خارجہ بھی شریک ہوئے، اس میں مقبوضہ کشمیر میں بھارت کے مظالم اور خون ریز تشدد کے مناظر سامنے لائے گئے، جس پر بھارت بہت سیخ پا ہوا اور اس تقریب کو روکنے کا اس نے مطالبہ کیا ہوا تھا، شاید اس خفت اور سبکی کو مٹانے کے لیے اس نے اپنی ایجنسیوں کے ذریعہ خود ہی پلوامہ میں خودکش بمبار کے ذریعہ اپنی فوجیوں کی بس پر حملہ کرایا، جس سے چالیس سے زائد بھارتی فوجی اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ شنید ہے کہ اکثر فوجی سکھ برادری سے تعلق رکھتے تھے۔ اس حملہ کی مماثلت بظاہر ۱۱/۹ کے حملہ سے بھی ہوتی ہے، جس میں اکثر یہودی اس دن چھٹی پر بھیج دیئے گئے اور بلڈنگ میں باقی موجود لوگ اس کا نشانہ بنے۔ اسی طرح اس فوجی بس میں لگتا ہے کہ شاید ہندو کمیونٹی کو چھوڑ کر صرف سکھ برادری سے تعلق رکھنے والے فوجیوں کو بٹھایا گیا تھا اور یہ بھی کہا جا رہا ہے کہ انڈین آرمی کے جوانوں نے کچھ عرصہ قبل اس کشمیری بمبار نوجوان کو پکڑا اور اس کے ساتھ ذلت آمیز سلوک کرتے ہوئے اُسے زمین پر ناک رگڑنے پر مجبور کیا تھا، جس کی وجہ سے اس کے اندر انتقام کی آگ جوش مارتی رہی اور اس نے اس انداز میں اپنا بدلہ لیا۔ بہر حال وجہ کوئی بھی ہو، بھارت نے بلا سوچے سمجھے اس دھماکہ کے فوری بعد اس کا الزام پاکستان پر تھوپ دیا۔ پاکستان کے وزیر اعظم نے پیش کش بھی کی کہ آپ ثبوت دیں، ہم کارروائی کریں گے، جیسا کہ وزیر اعظم نے کہا:

’’اسلام آباد (اے پی پی) وزیر اعظم عمران خان نے بھارت کو پلوامہ حملے کی تحقیقات میں تعاون کی پیشکش کرتے ہوئے خبردار کیا ہے کہ اگر بھارت نے حملہ کیا تو پاکستان

جواب دینے کا سوچے گا نہیں، بلکہ جواب دے گا۔ جنگ شروع کرنا آسان مگر ختم کرنا انسان کے ہاتھ میں نہیں۔ جنگ شروع کی گئی تو بات کہاں تک جائے گی، یہ اللہ ہی جانتا ہے۔ بھارت کے پاس پاکستان کے ملوث ہونے کے کوئی شواہد ہیں تو ہمیں فراہم کرے، ہم کارروائی کریں گے۔ پلوامہ حملے کا ہمیں کیا فائدہ ہے؟ انڈیا نے بغیر ثبوت الزام لگا دیا ....افغانستان کی طرح کشمیر کا مسئلہ بھی بات چیت سے ہی حل ہوگا۔ بھارت سوچے کہ کشمیری نوجوانوں میں موت کا خوف کیوں ختم ہوگیا ہے۔‘‘ (روزنامہ جنگ، ۲۰ فروری ۲۰۱۹ء)

لیکن بھارت نے ثبوت کیا دینے تھے، اچانک اس نے پاکستان کی فضائی حدود کی خلاف ورزی کرتے ہوئے بالاکوٹ کے قریب بمباری کردی اور جھوٹ بولا کہ ہم نے پاکستان کے تین سو آدمی شہید کردیئے، حالانکہ جہاں بمباری ہوئی، وہاں چند درختوں کا نقصان اور ایک ’’کوّا‘‘ مرا ہوا پایا گیا۔ پاکستان نے پھر بھی حوصلے سے کام لیا اور دوسرے دن پھر اس کے جہازوں نے پاکستانی حدود میں گھسنے کی کوشش کی تو پاک ایئرفورس کے جوانوں میں سے محمد حسن صدیقی مردِ میدان، جانباز اور جواں ہمت نوجوان فوجی نے انہیں دبوچ لیا اور اس کے دو جہاز مار گرائے، ایک پاکستانی حدود میں گرا اور دوسرا بھارتی حدود میں گر کر تباہ ہوا، جب کہ اس کا ایک پائلٹ پاکستانی فوج نے پکڑ لیا، جس سے بھارت کا غرور خاک میں مل گیا۔

الحمد للہ! پاکستانی قوم نے اپنی افواج کی بہادری اور جرأت پر خوشیاں منائیں اور افواج کے شانہ بشانہ لڑنے کے عزم کا اظہار کیا۔ یکم مارچ ۲۰۱۹ء بروز جمعہ کو اپنی افواج کو خراجِ عقیدت پیش کرنے کے لیے ملک بھر کی تمام مساجد میں اپنی افواج کے حق میں بیانات کیے گئے اور پورے ملک کی تمام مذہبی اور سیاسی جماعتوں نے بالخصوص جمعیت علمائے اسلام اور وفاق المدارس العربیہ پاکستان کی اپیل پر ملک میں ریلیاں نکالی گئیں اور جلسے جلوس کیے گئے۔

ادھر پاکستان کی قومی اسمبلی اور سینٹ کا مشترکہ اجلاس ہوا، جس میں مکمل اتحاد واتفاق سے اپنی افواج کی صلاحیتوں پر اعتماد اور ان کے پشت پر کھڑے رہنے کے عزم کا اظہار کیا گیا۔ اس موقع پر وزیر اعظم نے ایک بار پھر بھارت کو تمام تصفیہ طلب مسائل پر مذاکرات کرنے کا اعادہ کیا اور کہا کہ: پاکستانی قوم ٹیپو سلطان کو اپنا آئیڈیل مانتی ہے۔ اگر بھارت نے مزید جنگ کی کوشش کی تو پھر ہم بھی جواب دینے کے لیے تیار ہوں گے۔

البتہ وزیر اعظم نے بھارت کے پائلٹ کو چھوڑ دینے کا جو اعلان کیا، پاکستانی قوم میں سے اکثریت نے اس کی وجہ سے کافی اضطراب اور پریشانی کا اظہار کیا اور کہا کہ وزیر اعظم عمران خان

صاحب کو اگر پائلٹ کو چھوڑنا ہی تھا تو اتنا جلدی کرنے کی کیا ضرورت تھی، اس لیے کہ جب بھارت پاکستان سے اپنے پائلٹ کو چھوڑنے کا مطالبہ کرتا تو بھارت سے پاکستانی قیدیوں کے بارہ میں کئی شرائط منوائی جاسکتی تھیں۔ بہرحال پاکستانی قوم متحد ہے اور وہ اپنی فوج کے شانہ بشانہ لڑنے کے لیے ہمہ وقت تیار ہے۔

....

خطہ کی موجودہ صورتِ حال کے پیش نظر صرف ISPR اور وزارتِ اطلاعات کی پریس ریلیز پر اعتماد کریں اور خواہ مخواہ مواد کو بغیر تحقیق کے شیئر کرنے سے گریز کریں۔ Disinformation بھی دشمن کا ہتھیار ہوتا ہے، اس سے دشمن کو فائدہ، ملک کو نقصان اور عوام میں بددلی پیدا ہونے کا خدشہ ہوسکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے ملک کی حفاظت فرمائے۔ پاک فوج کی کسی بھی موومنٹ کی ویڈیو کو سوشل میڈیا پر جاری کرنے سے اجتناب کیجیے، یہ ایک جرم بھی ہے اور دشمن کو بے خبر رکھنے کے لیے لازم بھی ہے، اس لیے احتیاط کیجیے اور پاکستان آرمی کی کسی بھی قسم کی مومنٹ کی ویڈیو یا تصویر سوشل میڈیا پر اپلوڈ نہ کیجیے۔

اس کے علاوہ دشمن کی چالوں کو سمجھیے، دشمن کی جھوٹی اور من گھڑت باتوں پر یقین نہ کریں، اپنے ملک کی فوج، نیوی اور ائیر فورس پر بھروسہ رکھیں اور خصوصی طور پر ان کے لیے اور پاکستان کے لیے دعا کریں۔ اللہ پاک اس پاک دھرتی پاکستان کو تا قیامت قائم دائم رکھے، پوری قوم اپنی پاک فوج کے ساتھ کھڑی ہے۔ ہم ان ۳۱۳ کے وارث ہیں جنہوں نے ساڑھے چودہ سو سال قبل اپنے سے کئی گنا بڑے لشکروں کو شکستِ فاش دی۔ ہم خالد بن ولیدؓ، طارق بن زیادؒ، سلطان محمود غزنویؒ، صلاح الدین ایوبیؒ، سلطان ٹیپوؒ اور محمد بن قاسمؒ کے وارث ہیں۔ تاریخ شاہد ہے، ہم طاقت میں اپنے سے کئی گنا پر غالب آئے ہیں۔

فضائے بدر پیدا کر فرشتے تیری نصرت کو
اُتر سکتے ہیں گردوں سے قطار اندر قطار اب بھی

اللہ تعالیٰ ہمارے کشمیری بھائیوں کو جلدی آزادی نصیب فرمائے، ہمارے ملک پاکستان کی جغرافیائی اور نظریاتی سرحدات کی حفاظت فرمائے۔ جس طرح آج انڈیا جارحیت کے خلاف پوری قوم متحد و متفق ہے، اسی طرح اللہ تعالیٰ ہمیشہ اُسے متحد اور متفق رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وصلّی اللّٰہ تعالٰی علٰی خیر خلقہٖ سیدنا محمد وعلٰی آلہٖ وصحبہٖ أجمعین

...... ❁ ...... ❁ ...... ❁ ......